ارشاداتِ

رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی روشنی میں امنِ عالم کے لیئے

دستور

مرتبہ

قاضی محمد زاہد الحسینی

شائع کردہ

دارالارشاد

مدنی روڈ اٹک شہر پاکستان

ارشاداتِ

رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کی روشنی میں امنِ عالم کے لئے

منشور

مرتبہ

قاضی محمد زاہد الحسینی

شائع کردہ

دار الارشاد

مدنی روڈ اٹک شہر پاکستان

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد

رحمت کائنات ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان کیلئے ہادی اور راہنما بنا کر بھیجا ہے۔ چنانچہ آپ ہی کی زبان نبوت سے قرآن مجید اور اس کی تشریح حدیث پاک کا صدور ہوا۔ اور یہ نعمتیں انسان کی ابدی سرمدی کامیابی کی ضامن ہیں۔

آنحضرت ﷺ کا ہر ارشاد گرامی باعث رحمت و برکت اور باعث نجات ہے مگر بعض ارشادات گرامی ایسے جامع ہیں کہ انسان کی فلاح وفوز کیلئے کافی ہیں۔ انہی میں سے ایک یہ حدیث پاک بھی ہے جس کے راوی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

حضرت دامت برکاتہم العالیہ کا "واہ کینٹ" کا درس حدیث ء سے شروع ہے اور تمام احادیث جن پر درس ہوا وہ باب ترغیب و فضائل سے ہیں اور یہ تمام دروس 11 جلدوں میں ہیں جن میں سے بحمدہٖ تعالیٰ تین چھپ چکی ہیں اور آٹھ باقی ہیں اسی تیسرے مجموعے سے یہ درس حدیث الگ شائع کیا جا رہا ہے۔ تاکہ عامتہ المسلمین اس سے دنیا آخرت کی بھلائی اور فائدہ حاصل کریں اور اس کے مطالعے کے بعد دوسرے دروس بھی طلب فرمائیں۔

درسِ حدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من اکل طیبا وعمل فی سنۃ وامن الناس بوائقہ دخل الجنۃ فقال رجل یا رسول اللہ ان ھذا الیوم لکثیر فی الناس قال وسیکون فی قرون بعدی (رواہ الترمذی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ اس حدیث کے راوی ہیں اور یہ اتنے عظیم راوی ہیں میرے دوستو اور میرے بھائیو! کہ آج بھی مدینہ منورہ میں یہ راویِ حدیث کے نام سے مشہور ہیں اللہ مجھے آپ کو ان مقامات کی زیارت نصیب فرمائے۔ مدینہ منورہ میں جائیں، کسی بچے سے بھی پوچھیں ---- آج بھی --- چودہ سو سال کے بعد بھی ---- جن کے نشانوں کو خدا باقی رکھے کون مٹاسکتا ہے؟ --- آج بھی مدینہ منورہ میں کسی بچے سے پوچھیں کہ این قبر راوی الحدیث؟ وہ جو حدیث کا راوی ہے اس کی قبر کہاں ہے؟ تو وہ آپ کو بتادے گا کہ جنت البقیع کی جو شرقی دیوار ہے اس کے باہر آپ کا مزار ہے --- ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ --- یہ راوی الحدیث کے نام سے مشہور ہیں کہ یہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت احادیث کو روایت فرماتے تھے (اب ان کا مزار چار دیواری کے اندر آگیا ہے)

یہ فرماتے ہیں کہ قال رسول اللہ ﷺ، امام الانبیاء نے ارشاد فرمایا ﷺ من اکل طیبا، جس آدمی نے رزق حلال کھایا، وعمل فی سنۃ" اور عمل کیا سنت کے مطابق، میری ہدایت کے مطابق، وامن الناس بوائقہ اور لوگ اس کی شرارتوں سے محفوظ رہے، دخل الجنۃ وہ آدمی جنت میں داخل ہوجائے گا۔ حضور انور ﷺ نے نصاب بیان فرمایا اہل جنت کے لیے کہ من اکل طیبا جس نے رزق حلال کھایا، وعمل فی سنۃ اور زندگی سنت کے مطابق گذاری، وامن الناس بوائقہ اور سب لوگ اس کی شرارتوں سے محفوظ رہے دخل الجنۃ وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔

اس کے بعد حاضرین مجلس میں سے --- فقال رجل یا رسول اللہ ان ھذا الیوم لکثیر فی الناس---- ایک آدمی نے کہا" اللہ کے نبی! ﷺ یہ حالات تو آج لوگوں میں بہت زیادہ ہیں"------ کیا مطلب؟ آج ہر

ایک آدمی حلال کھاتا ہے -- صحابہ کرام کا زمانہ ہے------ ہر ایک حلال کھاتا ہے' سارے سنت کے مطابق زندگی گزارتے ہیں' کوئی کسی کو دکھ نہیں دیتا' تو جنت اتنی سستی ہوگئی؟ مطلب یہ تھا کہ حضور! ہم تو جان قربان کرنے کو بھی تیار ہیں اس لیے کہ جنت مل جائے اور جناب نے تو بڑا چھوٹا سا نصاب بیان فرمادیا' بڑا آسان' کہ رزق حلال کھائے سنت کے مطابق زندگی گزارے' کسی کو دکھ نہ دے' تو کیا ہوجائے گا؟ دخل الجنة وہ جنت میں چلا جائے گا' یہ تو حضور! بڑا آسان نسخہ ہے قال فرمایا حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے میری امت کے ایک فرد عظیم! میری بات سن! وسیکون فی قرون بعدی اب تو تجھے یہ بات آسان معلوم ہوتی ہے' میرے بعد کچھ زمانے گزر جائیں گے تو پھر پتہ چلے گا کہ یہ آسان ہے یا مشکل ہے۔

تو اس حدیث میں میرے دوستو! امام الانبیاء جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک نصاب بیان فرمایا اور یہ نصاب آپس میں مربوط ہے --- پہلی چیز کیا فرمائی؟ من اکل طیبا جو طیب کھائے --- پہلی بات یہ ہے --- اور دوسری بات؟ عمل فی سنة زندگی گزارے سنت کے مطابق --- اور تیسری بات کیا ہے؟ امن الناس بوائقه لوگ اس کی شرارتوں سے محفوظ رہیں۔

بظاہر یہ تین باتیں ہیں لیکن یہ سارے اسلام اور ایمان کا خلاصہ ہیں' باتیں تین ہیں لیکن سارے اسلام کا خلاصہ ہیں --- اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جوامع الکلم بنایا تھا' حضور انور ایک چھوٹی سی بات ارشاد فرماتے تھے جس کی شرح آج تک علماء کر رہے ہیں اور کرتے چلے جائیں گے۔ جس طرح قرآن کریم کی تفسیریں بے انتہاء ہیں' ہو رہی ہیں اور ہوتی رہیں گی' اسی طرح امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام عالی کی بھی تشریحات ہو رہی ہیں اور قیامت تک ہوتی رہیں گی' کیونکہ حضور انور کو اللہ تعالیٰ نے جوامع الکلم بنایا۔
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو یہاں پر تین باتیں آپس میں مربوط بھی ہیں اور ہمارے سارے اسلام کا خلاصہ بھی ہیں --- حقوق اللہ انسان کے ذمے لازم ہیں' حقوق العباد بھی آگئے ۔ ان تینوں باتوں میں دونوں چیزیں آگئیں' حقوق اللہ بھی آگئے اور حقوق العباد بھی آگئے --- اور ترتیب حضور انور نے بڑی پیاری دی' پہلی چیز پر دوسری نہ ہو تو تیسری نہ

ہو سکے گی۔ تیسری تب ہوگی کہ دوسری ہوگی اور دوسری تب ہوگی کہ پہلی ہوگی ---- آج دیکھئے میرے دوستو اور بھائیو! آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ اس وقت ہمارے ملک میں اور دوسرے ملکوں میں بھی اصلاح اور نیکی کے پھیلانے کی کوشش کی جاتی ہے' رسالے ہیں' اخبار ہیں' اور دوسرے جو آلات ہیں' ٹیلی ویژن ہے' ریڈیو ہے جو کچھ بھی ہے' یہ ساری باتیں بظاہر ہم یہ کوشش کرتے ہیں' ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم معاشرے کی اصلاح کرتے ہیں' ہم چاہتے ہیں کہ انسان انسان بن کر رہے۔ مصیبت تو یہ ہے کہ آج انسان انسان ہی نہیں ہیں' اللہ تعالیٰ مجھے آپ کو انسان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

امام الاولیاء حضرت لاہوری رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے "سب کچھ بننا ہے آسان' مشکل ہے بننا انسان------ آپ فرماتے تھے انسان سب کچھ بن سکتا ہے مگر انسان نہیں بن سکتا یہ بڑی مشکل بات ہے۔ ہم تو کہتے ہیں کہ ہم سب انسان ہیں' ووٹر ہیں ہم سب۔ اس اعتبار سے تو ہم انسان ہیں لیکن جو انسانی صفات ہیں کہ جن کی وجہ سے ہمیں اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا زمین کا اس کرۂ ارض کا۔ واقعی میرے دوستو! سوچئے! کہ کیا ہم اس کے ہونے کے مستحق ہیں؟ ہم اس قابل ہیں کہ اس کرۂ ارضی پر اللہ تعالیٰ کے خلیفہ کہلاسکیں؟ اس کرۂ ارضی پر ہم اللہ کی مشیت کو نافذ کرسکیں؟--- آج دیکھ لیں جو ہمارا حال ہے وہ آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں' سب جانتے ہیں --- اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حالات پر نظر ثانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس راستے پر چلائے جو راستہ ہے امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا۔

تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین باتیں فرمائیں اور تینوں آپس میں مربوط ہیں' من اکل طیبا' جو آدمی رزق حلال کھائے گا' طیب کھائے گا---- اس کی تشریح میں ابھی درس قرآن میں کرچکا ہوں --- جو آدمی رزق حلال کھائے گا تو لازماً عمل فی سنۃ' اس کا دل حضور انور ﷺ کی پیروی کو چاہے گا' رزق حلال کھائے گا تو نور پیدا ہوجائے گا' رزق حلال کھائے گا تو دل و دماغ میں ایک سرور پیدا ہو گا' پھر وہ پیروی کس کی کرے گا؟ امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی' اور جب سنت کے مطابق زندگی گزارے گا تو کیا بن جائے گا؟ لوگوں کو

پھر دکھ نہیں دے گا' وہ کیا سوچ گا؟ کہ میں کس کی امت ہوں ؟ میں تو امت ہوں
وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ کی میں تو اس نبی کی امت ہوں
------ جب میں اس نبی کی امت ہوں تو میں لوگوں کو دکھ دوں ؟ ایک بہت بڑے
اللہ کے ولی کے متعلق آتا ہے --- نام اب میرے ذہن سے اتر گیا ہے --- آتا ہے
ان کے حالات میں "خزینۃ الا صفیاء" وغیرہ میں ہے کہ اللہ کے ایک بہت
بڑے ولی تھے بغداد شریف کے رہنے والے' جو تاجر تھے اور کپڑے وغیرہ کی تجارت
کرتے تھے' بازار میں ان کی دکان تھی وہ کہیں سفر پر تشریف لے گئے اپنے کاروبار کے
سلسلے میں یا کسی اور سلسلے میں ! وہ جب واپس لوٹے' ابھی وہ گھر نہیں پہنچے تھے' بغداد
سے باہر ہی تھے کہ کسی نے ان سے کہا " حضرت ! آپ کی دوکان جس بازار میں ہے
اس سارے بازار کو آگ لگ گئی' سارا بازار جل گیا' لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت سے
آپ کی دکان بچ گئی ہے " تو انہوں نے کہا الحمد للہ شکر ہے اے اللہ ! میری دکان بچ
گئی ------ جب یہ الحمد للہ کہا تو فوراً ذہن میں ایک بات آگئی کہ تو الحمد للہ کہتا
ہے ؟ تجھے تو پڑھنا چاہیے تھا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ تجھے اپنی دکان کے
بچنے کی خوشی ہے اور باقی بازار کے جلنے کا تجھے غم نہیں ہے؟ سارے تیرے بھائی تھے
مسلمان وہ دکاندار" سارے مسلمان تھے بغداد والے' بازار سارا جل گیا اور تیری دکان
بچ گئی' تجھے تو استرجاع کرنا چاہیے تھا یعنی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا
چاہیے تھا ! تو ولی بنتا پھرتا ہے اور کہتا ہے کہ الحمد للہ ؟ --- آپ فرماتے ہیں' اپنے
ایک کلام میں آپ نے لکھا ہے کہ میں تیس سال سے استغفراللہ کہہ رہا ہوں --- وہ
ایک دفعہ الحمدللہ کہا اور اب تیس سال سے استغفراللہ کہہ رہا ہوں --- تو تعجب سے
پوچھا گیا کہ "جی الحمدللہ کہنا کوئی گناہ کی بات ہے ؟" --- (بلکہ الحمدللہ کہنا تو ثواب کی
بات ہے) --- " حضرت! آپ نے تو الحمد للہ کہا' کسی کو گالی نہیں دی' کسی کی غیبت
نہیں کی' کوئی غلط کلمہ منہ سے نہیں نکلا' بلکہ آپ نے تو الحمدللہ کہا اور الحمدللہ کہنے کی
معافی کیسی ؟" --- تب آپ نے یہ واقعہ بیان کیا کہ بات یوں ہو گئی تھی کہ میں نے
اپنی دکان کے بچنے کی خوشی میں یہ کہہ دیا تھا الحمدللہ اور باقی مسلمانوں کے مال ضائع
ہونے کا مجھے غم نہ ہوا تو میرے دل میں یہ کھٹکا لگا کہ میں کیسا مسلمان ہوں کہ پرائے
غم پر مجھے تکلیف نہ ہوئی اور اپنے فائدے پر مجھے خوشی ہوئی' اس وجہ سے میں اللہ

تعالیٰ سے معافیاں مانگ رہا ہوں۔

آج میرے دوستو! سچ بتائیں ہم کسی کو دکھ میں دیکھ کر خوشی مناتے ہیں یا غم اٹھاتے ہیں؟ جس وقت کسی کو تکلیف پہنچتی ہے تو فوراً ہم اس کے خلاف رائے دیتے ہیں' اگر خدانخواستہ کوئی رشتہ دار یا کوئی پڑوسی بیمار ہو جائے تو یہ نہیں کہتے کہ بھائی اللہ تعالیٰ تجھے شفا دے۔ "ہاں پئی سو کہ نہیں' بھائی ڈھا ای ہن' ایہہ جیہا ڈھا اے کہ منہ ڈنگا ہوگیا سو" کہتے ہیں کہ نہیں کہتے؟ "بڑا ایسا تھا' سیدھا ہوجائے گا خود ہی"------ اگر کوئی جبری ریٹائر ہو گیا تو "ہاں ٹھنڈا ہو گیا ہے' اب پرانے کوٹ پہنے گا تو سیدھا ہو جائے گا"---- یعنی کسی پر مصیبت آ جائے تو ہمارا دل نرم نہیں ہوتا بلکہ ہم خوش ہوتے ہیں۔

امام الانبیاء نے فرمایا (ﷺ) کہ جو آدمی کسی کی مصیبت پر شماتت کا اظہار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کو مرنے سے پہلے اس مصیبت میں پھنسا دیتا ہے۔---- صحیح حدیث ہے' مشکوٰۃ شریف میں ہے--- جو آدمی کسی کی مصیبت پر خوش ہوتا ہے' شماتت کا معنی کیا ہے؟ طعنے دینا' خوشی منانا--- جو آدمی کسی کی مصیبت پر خوش ہوتا ہے تو فرمایا کہ اس کو میں موت سے پہلے اسی مصیبت میں پھنسا دیتا ہوں' یعنی دنیا میں ہی سزا دے ڈالتا ہوں---- البتہ اتنی بات ضرور حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ و السلام نے ایک حدیث میں ارشاد فرمائی کہ جب تم کسی کو مصیبت میں دیکھو تو اس بات سے تو اللہ کا شکر ادا کرو کہ یااللہ! تیری بڑی مہربانی ہے کہ مجھ جیسے کمزور کو تو نے بچالیا' میں کمزور ہوں ہو سکتا ہے یااللہ! میں کچھ اور غلطی کرجاتا--- یہ خدا کا شکر ادا کرو' لیکن اس کو مصیبت زدہ دیکھ کر اس پر طعن و تشنیع نہ کرو' وہ بے چارا تو پہلے ہی مصیبت میں پھنسا ہوا ہے۔

تو یہاں حضور انور نے کیا فرمایا؟ (ﷺ) کہ جو آدمی رزق حلال کھائے گا اس کے اندر ایک قوت پیدا ہوجائے گی' کون سی قوت؟ یہ کہ وہ سنت پر عامل ہوجائے گا' اور جب سنت نبوی پر عامل ہوگیا---- سنت کا معنی خالی یہ نہیں ہے کہ ایک دو کام سنت کے کرلیے---- سنت کا معنی فی سنۃ فرمایا عمل بسنۃ نہیں فرمایا' عمل فی سنۃ' وہ سر کی چوٹی سے لے کر پاؤں کے ناخن تک سنت کے اندر ڈوب جائے گا۔ اس کا گھریلو نظام' ذاتی نظام' اس کے سارے نظام کیا بن جائیں گے؟ سنت نبوی

کے مطابق' امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے مزاج کے مطابق بن جائیں گے' پھر اس میں قوت پیدا ہوجائے گی ---- امن الناس بوائقہ' لوگ اس کی شرارتوں سے پھر محفوظ ہوجائیں گے' لوگوں کو پھر پتہ چل جائے گا کہ ہمارے محلے میں' ہمارے پڑوس میں ایک مسلمان رہتا ہے' ہمیں اس سے کوئی خطرہ نہیں ہونا چاہئے' نہ ہماری بچیوں کو نہ ہماری بہنوں کو ---- آج تو مسلمان اتنا بے دین اور اتنا بے غیرت ہوچکا ہے کہ جہاں کسی بچی کو دیکھا آوازیں کسنا شروع کردیں' یہ سمجھتا ہے کہ میں نے بڑا تیر مارا حالانکہ یہ تو بے ایمانی کی نشانی ہے۔

امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ شُعْبَۃً اَفْضَلُھَا قَوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَدْنٰھَا اماطۃ الاَ ذیٰ عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان ---- یہ سب ربط ہے ---- فرمایا حضور انورؐ نے کہ ایمان جب دل میں راسخ ہوجاتا ہے' ایمان کا بیج جب دل کی زمین میں پھوٹتا ہے تو پھر کیا ہوتا ہے؟ اس کی شاخیں نکلتی ہیں' بضع وسبعون شعبۃ' کچھ اوپر ستر شاخیں بن جاتی ہیں۔ کیا مطلب؟ اس انسان کے اندر انقلاب آجاتا ہے اعمال حسنہ کا' اور وہ اعمال حسنہ کیا ہوتے ہیں؟ کچھ اوپر ستر شاخیں ہو جاتی ہیں۔

شعب الایمان پر امام بیہقی نے ایک کتاب لکھی ہے' کراچی سے ملتی ہے' اگر توفیق ہو تو منگا کر پڑھا کریں' گھروں میں ایسی کتابیں رکھیں' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث گھر میں رکھیں مصیبتوں سے بچ جاؤ گے ---- علماء نے لکھا ہے کہ جس گھر میں قاضی عیاض کی کتاب الشفاء ہو گی وہ گھر جلنے سے بچ جائے گا' کشتی ڈوبنے سے بچ جائے گی' وہ پریشانیوں سے محفوظ رہے گا کہ امام الانبیاء ﷺ کی سیرت مقدسہ گھر میں موجود ہے ---- ہماری دینی کتابیں تو بڑی برکات کی ہیں مگر افسوس ہے کہ آج نہ کریما ملتا ہے نہ نام حق ملتا ہے' مولویوں نے چھٹی دے دی' پیروں نے چھٹی دے دی' پیروں کی اولادیں بے دین ہورہی ہیں' مولویوں کی اولادیں بے دین ہورہی ہیں' میرا اور آپ کا تو ذکر ہی کیا؟ اللہ سب کو بے دینی سے محفوظ رکھے' اللہ ہم سب کو دیندار بنائے۔

تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ الایمان بضع وسبعون

شعبة جب تمہارے دل میں ایمان کا بیج جم جائے گا' راسخ ہوجائے گا تو پھر اس کی شاخیں نکلیں گی ---- کچھ اوپر ستر شاخیں ہیں ---- بڑی اور بہترین شاخ کون سی ہے؟ افضلها قول لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه سب سے بہتر شاخ کیا ہے؟ کلمہ طیبہ کا ورد لا اله الا الله محمد رسول الله پھر تم کلمہ زیادہ پڑھو گے ---- حضور انور نے فرمایا کلمہ زیادہ پڑھا کرو' اپنے کلام میں کلمہ زیادہ پڑھا کرو' اور فرمایا حضور انور نے کہ پھر کیا ہوگا؟ وادنٰها اماطة الاذی عن الطريق اور سب سے چھوٹی شاخ راستے سے دکھ دینے والی چیزوں کا ہٹا دینا ہے --- مومن کی شان ہے کہ راستے سے کانٹا ہٹا دے گا' کیچڑ کی نالی کو صاف کر دے گا' یہ بھی مومن کی شان ہے کہ راستے پر چلنے والی بچیوں کو گیٹیاں نہیں مارے گا' آوازے نہیں کسے گا ---- مصیبت ہے کہ ہمارے وطن میں بچیاں اکیلی نہیں چل سکتیں' بوڑھیاں نہیں چل سکتیں۔ پڑھنے والے کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ--- یہاں کوئی سکھ ہے؟ سکھ چلے گئے' ہندو چلے گئے' ہم اتنے ظالم ہوگئے ہیں کہ اپنی ہی بچیوں پر ہاتھ ڈالتے ہیں ---- اللہ مسلمانوں کو ایسے ہاتھ اٹھانے سے محفوظ رکھے' اللہ کوئی ایسا نظم و نسق پیدا کردے ---- جیسا کہ حضور انور نے ایک دن فرمایا' امام الانبیاء نے فرمایا' جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ' پوچھا ایک صحابی سے "تم جانتے ہو حیرہ کہاں ہے؟ عرض کیا حضور! جانتا ہوں شام کا ایک شہر ہے۔" فرمایا "اس نظام اسلامی کی برکت سے ایک وقت آئے گا کہ حیرہ سے ایک عورت چلے گی حج کرنے کے لیے' بیت اللہ میں آئے گی' حج کر کے اکیلی واپس چلی جائے گی لا تخاف الا الله وہ اللہ کے بغیر کسی سے بھی نہ ڈرے گی" ---- اور پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں وہ وقت آیا کہ لوگ بے غمی کے ساتھ چلے پھرے ---- یہ سب نظام اسلامی کی برکتیں ہیں' جب تک نظام نہیں لایا جائے گا امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا' یہ غنڈہ گردی' یہ بے دینی' یہ بلیک مارکیٹنگ' یہ بے ایمانی کبھی بھی ختم نہیں ہو سکتیں۔ ہم دعوے کے ساتھ کہتے ہیں ویسے ہی نہیں کہتے' وہی نظام امن کا پیغام ہے جس کو امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا۔ اللہ کرے ہمارے وطن میں تو وہ نظام بہت جلد نافذ ہوجائے تاکہ ہم سب ان پریشانیوں سے بچ جائیں۔

تو میں عرض خدمت میں یہ کر رہا تھا میرے دوستو! کہ حضور نے کیا فرمایا؟

---- تینوں میں ربط ہے ---- من اکل طیباء جس نے رزق حلال کھایا ---- طیب ---- حلال' طیب---- حضرت ---- لاہوری رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ حرام کی دو قسمیں ہیں۔ایک ہے حرام صوری' ایک ہے حرام حقیقی ---- اولیاء اللہ کی باتیں بڑی پیاری ہوتی ہیں' اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے ولی تھے مگر ہم قدر نہ کرسکے ---- اللہ کے ولی آتے رہتے ہیں' جاتے رہتے ہیں لوگوں کو پتہ نہیں چلتا' اور وہی اللہ کا ولی زیادہ کامیاب ہوتا ہے جو اپنے آپ کو گم کردے۔ ---- صوفیاء کرام میں سے عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ دنیا میں بعض اللہ کے بڑے بڑے ولی تشریف لاتے ہیں مگر ان کو خود اپنی ولایت کا بھی علم نہیں ہوتا اور وہ دنیا سے چلے جاتے ہیں ---- آج ہم اسے "ولی" سمجھتے ہیں جس کے لیے کوئی خاص یونیفارم ہو' کوئی خاص اہتمام ہو' جس ولی کا کوئی اہتمام نہ ہو سمجھتے ہیں یہ پتہ نہیں کہ کون ہے' اللہ تعالیٰ ہم کو صحیح ولی کی پہچان نصیب فرمائے۔

تو حضرت لاہوری اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے ولی تھے' کامل ولی تھے' اکمل ولی تھے' گنہگاروں کو بھی کامل بنانے والے تھے' (اللہ تعالیٰ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے) تو آپ نے فرمایا حرام کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ہے حرام صوری' ایک ہے حرام حقیقی --- فرمایا کتا حرام صوری ہے' صورت اس کی حرام کی ہے' کتے کی' اور بیگانی بکری' یہ حرام حقیقی ہے ---- فرمایا ایک ہے حرام صوری' شکل سے ہم نے دیکھا' کتا ہے تو کتا حرام ہے لیکن پرائی بکری ؟ شکل تو بکری کی ہے' وہ پرائی بکری حرام ہے بھائی ! ---- اب آرہا ہے قربانی کا مہینہ' قریب ہے اب جناب ! ہمارے بعض افسر بزرگ اپنے ماتحتوں کو حکم دیں گے' چوکیداروں کو' چپڑاسیوں کو' "یار ! دو بکرے لانا' قربانی کرنی ہے' ایک اپنی اور ایک اباجی کی" ---- وہ بکرے اپنی جیب سے بچارا لائے گا اور قربانی یہ کریں گے' اباجی کو "ثواب" پہنچائیں گے۔ ثواب پہنچے گا کہ عذاب پہنچے گا؟ کرنی ہے تو خود کرو' ان بچاروں کے چمڑے کیوں ادھیڑتے ہو؟ ---- پہلے زمانے میں آدم خور ہوتے تھے' وہ موٹے موٹوں کو کھاتے تھے اب ماڈرن قسم کے "آدم خور" پتلے پتلے کھاتے ہیں' موٹوں کو چھوڑ دیتے ہیں' اللہ کرے کہ پتلے کو بھی نہ کھائیں موٹے کو بھی نہ کھائیں تو حرام کی دو قسمیں ہیں' ایک ہے حرام صوری' ایک ہے حرام حقیقی۔ حرام صوری سے بھی بچو' حرام حقیقی سے بھی بچو' تب بنے گا' من اکل طیبا' جس نے کھالیا طیب ---- میرے دوستو اور میرے بھائیو! یہ پیٹ کا معاملہ

بڑا نازک ترین معاملہ ہے۔

حضرت ابراہیم ابن ادھم رحمتہ اللہ علیہ' بلخ کے شہزادے' جو ہمارے خاندان چشتیہ کے بہت بڑے چشم و چراغ ہیں' ان سے کسی نے پوچھا کہ "حضرت! سارے تصوف کا خلاصہ کیا ہے"؟ یعنی مسلمان بننے کا خلاصہ کیا ہے کہ آدمی پکا مسلمان بن جائے ---- فرمایا "لقمہ حلال"۔ سارے صوفی بننے کا' ذکر اذکار کا' سب کا خلاصہ کیا ہے؟ "لقمہ حلال" ---- رات دن ورد کیے' تسبیحیاں چلائیں' مجاہدے کیے' مکاشفے کیے اور رزق حرام کا کھاگیا تو سارا معاملہ خراب ہوگیا۔ اللہ حرام کھانے سے محفوظ رکھے۔

فرمایا من اکل طیبا رزق حلال کھائے گا تو نشانی کیا ہے؟ عمل فی سنۃ پھر دل میں جذبہ پیدا ہوجائے گا کہ سب سے بڑے پاکیزہ' نفیس' ستھرے اور طیب کون تھے؟ امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی سنت پر عامل ہوجائے گا۔ پھر اس میں ایک فکر پیدا ہوجائے گا کہ میں جو جارہا ہوں کہیں جہنم میں تو نہیں جارہا' پھر وہ پھونک پھونک کر قدم رکھے گا۔

حضور انور نے فرمایا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہ بعض ایسے انسان ہیں جو ہاتھ لمبے کرکر کے دعائیں مانگتے ہیں' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں جانتا ہوں کہ یہ کہتا کچھ ہے کرتا کچھ ہے' مطعمه حرام و مشربه حرام وملبسه حرام فانی یستجاب له ---- فرمایا اس کا کھانا حرام' اس کا پینا حرام' اس کے کپڑے حرام کے' تو میں کیوں دعا قبول کروں؟ مجھے کیا پڑی ہے؟ ---- ورنہ دعا کا حکم تو اللہ تعالیٰ خود دیتے ہیں۔ قال ربکم ادعونی استجب لکم (المومن ٦) مجھ سے مانگو میں دیتا ہوں" ---- اور فرمایا ویسے ہی نہیں دیتا' میں پاک ہوں تم بھی پاک ہوکر آؤ میں طیب ہوں تم بھی طیب ہوکر آؤ' میرے سامنے ہاتھ پھیلاؤ' اپنی حیثیت کے مطابق تو طیب ہوکر آؤ' پھر دیکھو میں قبول کرتاہوں کہ نہیں! ---- اب ہمارے اس پاکستان میں لاکھوں نہیں کروڑوں ہاتھ کھڑے ہوتے ہیں "یااللہ! جنگی قیدیوں کو آزادی نصیب فرما" ---- آمین کہہ دو یار! ---- اللہ! جنگی قیدیوں کو آزادی نصیب فرما" ---- ادھر سے معاملہ بگڑ رہا ہے' کیوں؟ اللہ جانتا ہے کہ یہ ہاتھ تو رنگے ہوئے ہیں' کوئی خون سے رنگا ہے' کوئی شراب سے رنگا ہے' کوئی کباب سے رنگا ہے' کوئی غیر محرم عورت کے بدن سے مس ہو کر رنگا ہوا ہے کوئی سود خوری سے رنگا ہوا ہے' تو یہ گندے ہاتھ اللہ کیسے

قبول فرمائے ؟ پہلے ان ہاتھوں کو پاک کیجئے' دل کو پاک کیجئے' سنت کے مطابق زندگی گزاریئے' پھر دیکھئے اللہ تعالیٰ غائبانہ مدد کرتے ہیں ---- اسباب تو اللہ تعالیٰ پیدا کرتے ہیں یا بندہ پیدا کرتا ہے ؟ سبب بنانے والا اللہ تعالیٰ' سببوں کو توڑتے والا اللہ تعالیٰ' جو اللہ چاہے' ما شا اللّٰہ کان وما لم یشا لم یکن' جو وہ چاہے وہ ہو کر رہتا ہے' اور جو نہ چاہے وہ کبھی نہیں ہو سکتا ---- اس لیے ساری طاقت کا مالک کون ہے ؟ اللہ کی ذات ! الحی القیوم کون ہے ؟ اللہ تعالیٰ ہے الحی القیوم ہمیشہ رہنے والا' سب کو تھامنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ ہم نے تو اللہ تعالیٰ سے منہ موڑ لیا' بندے ہمیں کیا تھامیں گے ؟ وہ تو خود محتاج ہیں۔ جو مسکین ہے مسکین کا بیٹا ہے' محتاج ہے' محتاج کا بیٹا' محتاج کا پوتا' وہ کیا مجھے آپ کو تھامے گا ؟ تھامنے والا اللہ تعالیٰ ہے' اسباب بنانے والا بھی اللہ تعالیٰ ہے۔

اس لیے شرط لگائی کہ من اکل طیبا رزق حلال کھاؤ گے وعمل فی سنة اور اس کے بعد پھر کیا ہو گا ؟ سنت میں تم اپنی زندگی کو ڈبادو گے' پھر تم سنت میں ڈوب جاؤ گے' تمہیں پھر پیار آجائے گا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات سے ---- آج تو ہمیں پیار نہیں ہے' اللہ مجھے آپ کو حضور کی سنت سے پیار نصیب فرمائے ---- سب سے پیار ہے' حضور سے پیار نہیں ہے ---- اب بھی وہ گاتے رہتے ہیں بسوں میں "دل کو قرار آیا" ---- ابھی تک قرار نہیں آیا؟ ڈھاکہ تو چلا گیا' یہ بھی دیتے ہو ؟ مسلمان اتنا بے غیرت ہو گیا ہے کہ جس کی حد ہی کوئی نہیں ہے۔ بسوں میں اب بھی گاتے ہیں' ابھی میں جس بس سے اترا ہوں وہ گا رہے تھے ---- بسوں میں گاتے ہیں ٹیکسیوں میں گاتے ہیں' ابھی تک وہی بے حیائی ہے --- آپ کی پنڈی میں' وہ اسلام آباد ہے کہ پنڈی' وہاں پر بڑا جو ہوٹل ہے' بڑا ٹیڑھا سا نام ہے اس کا' انگریزی میں' اس ہوٹل میں آج بھی "جنگ" میں دیکھو ہر روز "جنگ" میں اور دوسرے اخبارات میں فوٹو ہوتا ہے' ننگی کنجری کا فوٹو ہوتا ہے کہ دس بجے سے یہ شو شروع ہو گا' یہ کھیل دس بجے شروع ہو گا' اور لکھا ہوتا ہے کہ پبلک کے بے حد اصرار کے بعد ہم شروع کر رہے ہیں ---- ابھی تک پبلک کا پاجامہ نہیں اترا؟ ناک نہیں کٹا پبلک کا ؟ بے ایمان اور بے غیرت ہو گئے ہم! اللہ ہمیں غیرت نصیب فرمائے ایمان نصیب فرمائے۔ ہم تو جی ختم ہو چکے' حقیقت یہ ہے ---- کبھی کبھی بڑا دکھ ہوتا ہے کہ ہمارا کیا بن گیا ؟ ہم کہاں چلے گئے ؟ حضور انور کے ساتھ ہمیں پیار نہیں ہے (

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ)

تو میں عرض یہ کر رہا تھا کہ سب کے ساتھ ہمیں پیار ہے' بیوی کے ساتھ ہے بچوں کے ساتھ ہے' کپڑے کے ساتھ ہے' مکان کے ساتھ ہے' نوکری کے ساتھ ہے' سائیکل کے ساتھ ہے' اگر پیار نہیں تو کس کے ساتھ نہیں ؟ امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیار نہیں' اگر ہوتا تو ہماری کیفیت نہ بدل جاتی؟

فرمایا رزق حلال کھاؤ گے پھر میں تمہیں پیارا ہو جاؤں گا' پھر میں تمہاری نظر میں محبوب ہو جاؤں گا' پھر میرا نام تمہیں اچھا لگے گا' پھر میرے کام تمہیں اچھے لگیں گے' پھر میری جماعت تمہیں اچھی لگے گی' پھر میری بات تمہیں اچھی لگے گی' ٹھیک ہے کہ نہیں ؟ میرا نام تمہیں اچھا لگے گا' میں تمہارا محبوب ہو جاؤں گا' میں ہوں ہی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) محمد کا نام پھر اچھا لگے گا' پھر تم ایم (M) نہ لکھو گے' محمد پورا لکھو گے (Mohammad) صرف ایم ڈی نہ لکھو گے ---- کیا نام ہے ؟ محمد دین! ---- ماں باپ نے تو رکھا تھا محمد دین' پر میں بن نوکر ہو گیا' ایس واسطے میں ایم ڈی (md) بن گیاں ---- مسلمان اتنا بیوقوف ہو گیا' کچھ سمجھ نہیں آتی' بھائی محمد دین کتنا پیارا نام ہے ؟ مگر ہے دیہاتیوں کا نام ---- میرے ماں باپ غریب تھے' کیا پتہ تھا کہ میں افسر بن جاؤں گا ---- میری باتوں سے ناراض نہ ہونا! اپنے نام میں پورا محمد لکھا کرو ---- محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ---- محمد کے نام سے پھر محبت ہو جائے گی' پھر محمد کے کلام سے محبت ہو جائے گی' حدیث سے محبت ہو جائے گی' یہ کلام ہے جناب محمد رسول اللہ کا' پھر محمد رسول اللہ کے کام سے محبت ہو جائے گی' حضور انور کی شریعت ہے پھر محبت ہو جائے گی اور پھر حضور اکرم کی جماعت (صحابہ) سے محبت ہو جائے گی' جس کے متعلق فرمایا اللہ اللّٰہ فی اصحابی' خدا سے ڈرو' خدا سے ڈرو میرے صحابہ کے بارے میں' لا تتخذ وہم من بعدی غرضا میرے دنیا سے چلے جانے کے بعد ان کو نشانہ نہ بنانا' من احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم' ان کے ساتھ محبت میرے ساتھ محبت ان کے ساتھ بغض میرے ساتھ بغض ہو جائے گا ---- جنہوں نے مجھ پر جانیں قربان کیں' اپنی قربانیاں میرے لیے دیں۔

ایک صحابی ہیں نوجوان' غزوہ احد میں وہ شہید ہو رہے ہیں' حضور انور نے حکم

فرمایا کہ جاکر تلاش کرو میرے جان نثاروں کو ---- حضور انور تو بڑے وفادار ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ ہمیں بھی وفادار بننے کی توفیق عطا فرمائے حضور بڑے وفادار ہیں' حضور انور کو اپنی امت کے ساتھ بڑی محبت ہے' بہت زیادہ محبت ہے---- بہت زیادہ!---- حکم فرمایا کہ جاکر دیکھو کیا بن رہا ہے؟ کون کون تڑپ رہا ہے؟ دیکھا ایک نوجوان مدینے کا جا رہا ہے' اس کے پاس پہنچے قاصد اور کہا "حضور انور سلام کہتے ہیں"---- خوش ہوا ---- "کوئی تمنا؟" کہتا ہے اور کوئی تمنا نہیں ہے اگر اس وقت رحمت دو عالم کا دیدار ہو جائے اور حضور انور تشریف لے آئیں تو ہر تمنا پوری ہو جائے۔ قاصد نے آکر عرض کیا۔ "حضور! وہ تو یوں کہتا ہے" فرمایا "بہت اچھا"---- امام الانبیاء خود تشریف لے گئے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم!) بس میری تمنا پوری ہو گئی' جس بات کے لیے عہد کیا تھا' حضور! میں نے آپ کے عہد پر اپنی جان اللہ کے حوالے کردی"۔

بچہ طور رفتہ باشند زجہان نیک بختے

کہ بوقت جاں سپر دن بہ سرش رسیدہ باشی

جس کے سر پر حضور انور پہنچ جائیں وہ کتنا خوش بخت ہے؟

تو پھر عمل فی سنۃ کا منظر قائم ہوجائے گا' اور جب سنت کا منظر قائم ہوگیا تو پھر---- امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ دکھ دیتے تھے کہ امن پہنچاتے تھے بھائی؟ حضور انور نے دکھ دیا کہ سکھ دیا؟ سکھ دیا! قرآن عزیز نے تعارف کروایا وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین (الانبیاء ۱۰۷) اے حبیب! ﷺ آپ تو ساری کائنات کے لیے رحمت ہیں---- پرندوں کے لیے رحمت' چارپایوں کے لیے رحمت' درختوں کے لیے رحمت' اپنوں کے لیے رحمت' غیروں کے لیے رحمت' دشمنوں کے لیے امام الانبیاء رحمت ہیں (ﷺ)---- آج ہم کیا ہیں؟ سب کے لیے غضب! اپنوں کے لیے غضب!' غیروں کے لیے غضب' بیٹوں کے لیے غضب' بیٹا باپ کے لیے غضب! میرے پاس تو روزانہ آتے رہتے ہیں' بیٹا کہتا ہے "ابا جی ناراض ہیں"' جوان بیٹے کو پال کر ابا کہتا ہے "بددعا کرو کہ بیٹا مرجائے"---- اتنا باپ کو آج ہم دکھ دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ مجھے آپ کو دکھ دینے سے محفوظ رکھے---- تو یہ سب کچھ کیوں ہے میرے دوستو! اس لیے کہ وہ جو رحمت کا پر تو تھا وما ارسلنک الا رحمتہ للعلمین اس کو ہم نے چھوڑ

دیا۔

ایک واقعہ سن لیجئے' مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے' حضور انور ﷺ تشریف فرما ہیں' ایک صحابی باغ سے آرہے ہیں' دیکھا کہ ایک چڑیا کا بچہ تھا' وہ اٹھا کر چادر میں لے لیا' چادر کی جھولی میں ڈال لیا' حضور انور کی خدمت میں سیدھے چلے آئے پیچھے پیچھے وہ چڑیا بھی آگئی جس کا وہ بچہ تھا' حضور کے پاس صحابی تشریف فرما ہیں' چڑیا منڈلاتی ہے' فرمایا حضور انور نے کہ "تیری جھولی میں کیا ہے"؟ عرض کیا "حضور! چڑیا کا بچہ ہے" فرمایا "دیکھ! یہ اس کی ماں بے قرار ہے"---

آج مائیں بچوں کے لیے بے قرار ہیں کہ نہیں؟ اللہ تعالیٰ ہمارے جنگی قیدیوں کو آزادی نصیب فرمائے' اللہ ہمیں انسانیت نصیب فرمائے' اللہ ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے وہ ناکردہ گناہ میں بچارے پھنس گئے ہیں' ہماری غلط قیادت کی وجہ سے ان کو اللہ تعالیٰ نے وہاں پھنسادیا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان بے گناہوں کو جو ہمیں بچانے کے لیے بچارے گئے تھے' ملک کو بچانے کے لیے' کلمے کو بچانے کے لیے گئے تھے وہ آج ایک ظالم اور کمینہ دشمن کے قبضے میں ہیں' اللہ ان کو آزادی نصیب فرمائے' رونے والی ماؤں کو اللہ تعالیٰ خوشی نصیب فرمائے' سہاگ لٹنے والی بچیوں کو اللہ خاوند نصیب فرمائے' جو بچے بچیاں اپنے باپوں کے منتظر ہیں' جو بہنیں اپنے بھائیوں کی منتظر ہیں' اللہ تعالیٰ سب کو جلد بچھڑے ہوؤں سے ملادے (آمین)

تو حضور انور نے فرمایا کہ "دیکھ! تو نے کیا کیا' یہ چڑیا پھر رہی ہے' یہ بچہ ہے اس کا" حکم فرمایا چھوڑ دے" ---- اس نے چڑیا کے بچے کو چھوڑ دیا--- اب رخ موڑا امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے' فرمایا "دیکھا! جس طرح تو نے چڑیا کے بچے کو چھوڑا تو چڑیا خوش ہو گئی' اسی طرح جب نافرمان بندہ اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔

تو میرے دوستو! حدیث کا مفہوم یہ نکلا' حضور انور نے کیا فرمایا؟ (صلی اللہ علیہ وسلم نے) من اکل طیبا جو رزق حلال کھائے' وعمل فی سنۃ' زندگی کو سنت کے رنگ میں غوطہ دے ڈالے' وامن الناس بوائقہ' لوگ اس کی شرارتوں سے محفوظ رہیں' تو وہ یقیناً جنت میں چلا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من اکل طیبا وعمل فی سنۃ وامن الناس بوائقہ دخل الجنۃ فقال رجل یا رسول اللہ ان ھذا الیوم لکثیر فی الناس قال وسیکون فی قرون بعدی (رواہ الترمذی)

آج بھی وہی حدیث پیش نظر ہے۔ جو گزشتہ ماہ پڑھی گئی تھی' یہ بھی اللہ تعالیٰ کے نبی کی بات ہے جس طرح قرآن عزیز حضور انور کی بات ہے۔(ﷺ) تو میرے دوستو! جس طرح قرآن کریم کے معارف اور نکات انسان حل کرے تو کرتے کرتے خود ختم ہو جائے گا قرآن کے نکات اور معارف ختم نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح امام الانبیاء ﷺ کی شخصیت ممتازہ ہے---- فرمایا آپ ﷺ نے اوتیت جوامع الکلم اللہ تعالیٰ نے مجھے جوامع الکلم عطا کیے' یعنی بات چھوٹی ہوتی ہے مگر تشریح بہت زیادہ ہوتی ہے---- حضور انور کی ہر بات میں نور ہے' حضور انور ﷺ کی ہر بات میں نجات ہے' حضور انور ﷺ کی ہر بات میں انسانیت کی فلاح اور بہبود ہے۔

اس حدیث مقدس میں حضور انور ﷺ نے تین باتیں بیان فرمائیں اور پھر ان تین باتوں کی عظمت کو بھی اجاگر کیا--- ترجمے کے طور پر میں پہلے عرض کر دیتا ہوں۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' آپ فرماتے ہیں کہ حضور انور نے فرمایا (ﷺ) من اکل طیبا جو آدمی کھانا کھائے حلال' طیب' وعمل فی سنۃ اور عمل کرے سنت نبوی کے مطابق وامن الناس بوائقہ اور لوگ اس کی شرارتوں سے امن میں رہیں' جس نے یہ تین کام کر لیے دخل الجنۃ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا--- چھوٹا سا کورس حضور انورؐ نے فرمایا لیکن ہے بہت تفسیر طلب اور بڑا مشکل۔ من اکل طیبا جس نے حلال کا رزق کھایا' طیب کھایا وعمل فی سنۃ اور سنت نبوی کے مطابق زندگی گذاری و امن الناس بوائقہ اور لوگ اس کے دکھ سے محفوظ رہے' تو پھر نتیجہ کیا نکلے گا؟ دخل الجنۃ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا--- عجیب حضور انور ﷺ کی تعلیمات ہیں---(ﷺ) ---- اور حضور انور ﷺ نے

صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہ کو یہی ذہن دیا تھا میرے دوستو! اور کوئی بات نہیں کی، صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہ کو یہ ذہن دیا جس سے آج ہم عاری اور خالی ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہی ذہن نصیب فرمائے---- صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بس یہی بات سمجھائی تھی، دنیا کی تو وہاں بات ہی نہیں تھی، جو بات ہوتی تھی قیامت کی، اور یہ بات اجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہ تک محدود نہیں تھی بلکہ جو چھوٹے چھوٹے صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہ تھے (ہمارے لئے تو وہ بھی بڑے ہیں، یعنی ایسے صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کہ جن کا اس سوسائٹی میں اتنا اونچا مقام نہیں ہوتا تھا) وہ بھی یہی باتیں کیا کرتے تھے۔

حدیث میں آتا ہے، بخاری کی حدیث ہے، حضور انور تشریف فرما ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ایک بدو آیا--- بدو کہتے ہیں دیہاتی مسلمان کو---- اس نے پوچھا "اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) متی الساعة قیامت کب آئے گی"؟----- اب آپ اندازہ لگائیں، کیا ہمارا یہ فکر ہے؟ ہم مولوی کہیں جاتے ہیں--- آجکل چکر ہی یہی ہے--- میں کل پنڈی گیا، دو تین دوست ملے، چائے وغیرہ پلائی، کھانا کھلایا، میں آ کھیا۔ اوئے یار کوئی چینی دی گل وی کرو"----- آج ہمارا فکر اس میں پھنس گیا ہے، یعنی آج ہمارا سارا ذہن اس پیٹ کے دھندے میں پھنس گیا ہے۔ یعنی کوئی دین کی بات پوچھتا ہے کسی سے؟ سچ بتاؤ میرے دوستو! آج ہم سب اکٹھے ہیں، اللہ ہم سب کو نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائے، آج ہم سب میں سے کتنے آدمی ہیں جنہوں نے صحیح قیامت کی نشانیاں پڑھی ہوں؟ علامات قیامت کی کوئی کتاب پڑھی ہو؟ قرآن کریم کی کسی ایسی آیت کا مطالعہ کیا ہو جس سے قیامت کے آثار ٹپکتے ہوں؟ تو وجہ یہی ہے کہ ہمارا فکر ہی اس طرف نہیں ہے۔

تو وہ بدو صحابی، دیہات کا رہنے والا مسلمان، امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آکر پوچھتا ہے، جب حاضر خدمت ہوتا ہے تو کیا پوچھتا ہے؟ متی الساعة حضور! وہ گھڑی کب آئے گی جس سے آپ ڈراتے رہتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا و یلک ما اعددت لها بھائی! تو نے کچھ تیاری کی ہے اس کیلئے! امام الانبیاء تو بڑے رحیم تھے، اب بھی رحیم ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)----- لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم (توبہ نمبر 128) حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر شفیق، رحیم،

مہربان دنیا میں کوئی بھی نہیں (ﷺ) خاص کر کے امت کے متعلق حضور انور کی شفقتیں--- و ما ارسلنک الا رحمة للعلمین ○ (الانبیاء نمبر 107) فرمایا "اے حبیب مکرم! میں نے آپ کو ساری کائنات کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے"۔ حضور ﷺ کو میرے دوستو! یہی فکر دامن گیر تھا' امت کی نجات' امت کی فلاح' امت کی بہبود' حضور ﷺ نے اللہ سے جو مانگا تھا وہ یہی مانگا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے' حضور انور فرماتے ہیں (ﷺ) کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں مانگی ہیں اور وہ تینوں امت کیلئے ہیں۔ ایک دعا فرمائی حضور ﷺ نے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کی اے رب العالمین! میری امت مجموعی طور پر گمراہ نہ ہو--- یہ امت کی بہتری ہے--- مجموعی طور پر--- فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی--- میں نے عرض کیا کہ اے میرے اللہ چونکہ میرے بعد نبی تو کوئی آنا نہیں' اس لئے ہو سکتا ہے کہ میری امت میری تعلیمات سے ہٹتے ہٹتے گناہوں میں بہت پھنس جائے اور بڑے بڑے جرم کرنے لگے' تو یا اللہ! تو تو یہ کہتا ہے کہ جو جرم کرے گا دنیا میں بھی اس کو عذاب الیم ملتا ہے' جیسا کہ پہلے نبیوں کی امتوں کو تو نے عذاب الیم دیا' لوگوں کی تو نے شکلیں مسخ کر دیں' اللہ! میری امت کی شکل کو مسخ نہ کرنا۔ فرمایا حضور نے کہ اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا بھی قبول کر لی--- اور فرمایا تیسری جو میری دعا ہے وہ میں نے قیامت کیلئے رکھی ہے' امت کی شفاعت--- (ﷺ)--- حضور انور ﷺ کی ساری دعاؤں میں آپ دیکھ لیں حضور انور ﷺ کی دعاؤں میں یہی ہے' امت کی خیر خواہی' امت کے لئے بہبود' امت کیلئے راہ راست پر چلنا' امت کیلئے نجات کا تلاش کرنا' امت کیلئے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا طلب کرنا' ساری حدیثوں کو پڑھ لیجئے میرے دوستو' دعوات ماثورہ کو' سب میں یہی ہے۔

تو حضور انور ﷺ پھر پوچھتے ہیں: ویلک ما اعددت لھا کچھ تیاری بھی کی ہے یا نہیں کی ہے؟ قیامت کا پوچھتا ہے متی الساعة --- عرض کرتا ہے! "اللہ کے نبی! اور کیا تیاری کرتا؟ انی احب اللہ و رسولہ مجھے تو اللہ کے ساتھ محبت ہے' اللہ کے رسول کے ساتھ محبت ہے' اور کیا تیاری کروں"--- بڑا سمجھدار تھا--- فرمایا حضور ﷺ نے المرء مع من

احب اگر یہ بات ہے تو پھر میں تجھے بتا دوں قیامت کی نجات' انسان اسی کے ساتھ اٹھے گا جس کے ساتھ محبت ہو گی' جب تجھے میرے ساتھ محبت ہے تو میرے ساتھ تیرا حشر ہو گا"---

میں عرض یہ کر رہا تھا کہ امام کائنات حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو فکر دیا میرے دوستو! وہ کیا تھا؟ قیامت کا فکر۔

تو یہاں پر بھی کیا فرمایا؟ کہ جو آدمی رزق حلال کھائے گا' زندگی' میری سنت کے مطابق گذارے گا اور لوگوں کو دکھ نہیں دے گا' تو وہ کیا ہو گا؟ دخل الجنة جنت میں داخل ہو جائے گا--- دخول جنت فرمایا--- دخول جنت کا معنی کیا ہے؟ یہ کہ اس سے نہ تو کوئی حساب لیا جائے گا نہ کوئی کتاب لیا جائے گا اور نہ اسے پابند کیا جائے گا' اسے کھڑا نہیں کیا جائے گا--- قرآن شریف میں آتا ہے کہ جہنمیوں کو جب فرشتے جہنم کی طرف لے جائیں گے تو حکم ہو گا و قفو هم انهم مسؤلون ○ (الصافات نمبر 24) انہیں ذرا کھڑا کرو ان سے باز پرس کی جائے گی--- اور جنتیوں کیلئے کیا فرمایا؟---- حتٰی اذا جاء و ها و فتحت ابوابها (الذمر نمبر 72) واؤ حالیہ ہے۔ حتٰی اذا جاء و ها فتحت ابوابها (الزمر نمبر 71) اس جگہ واؤ نہیں آتی' وہاں فقط فتحت ' ہے جنتی جنت کے دروازے پر پہنچیں گے تو کھڑا بھی نہیں ہونے دیا جائے گا' دروازے پہلے سے کھول دیئے جائیں گے' سیدھے جنت میں چلے جائیں گے۔ اللہ مجھے آپ کو ایسی ہی بشارتیں نصیب فرمائیں' اللہ ہم سب کو اور ساری دنیا کے مسلمانوں کے گناہوں کو معاف فرمائیں۔ (آمین)

تو یہاں بھی فرمایا دخل الجنة وہ آدمی جنت میں داخل ہو جائے گا۔ جہنم کی سزا نہیں بھگتے گا' کیوں؟ اس کے عقیدے بھی ٹھیک' اس کے اعمال بھی ٹھیک' حقوق اللہ بھی ٹھیک' حقوق العباد بھی ٹھیک' تو پھر جہنم میں کیسے جائے؟ جہنم میں تو دو ہی وجہ سے جائے گا' اللہ کے حق مارے تب بھی جہنم میں جائے گا' بندوں کے حق مارے تب بھی جہنم میں جائے گا--- یہ ویسے ہی کسی نے کہہ دیا: "او جی اپنا حق بخش چھوڑنا اے' بندوں کا نہیں بخشنا"---- یہ کہاں لکھا ہوا ہے بھائی؟ ہم نے خود مسئلے گھڑ لیے ہیں---- "او جی بادشاہو! خدا اپنے حق بخش چھوڑتا ہے' نماز نہ پڑھی تب

بھی خیر ہے، روزہ نہ رکھا تب بھی خیر ہے، حج نہ کیا تب بھی خیر ہے، وہ اپنے حق بخش چھوڑتا ہے"---- ہاں بخش چھوڑتا ہے۔ اس روز پتہ لگے گا بخشتا ہے کہ نہیں بخشتا! اللہ ہم سے حساب نہ لے، ہم تو یہی درخواست کرتے ہیں، ہم تو گنہگار ہیں، ہمارے پاس ہے ہی کیا؟ مگر یہ کسی نے غلط کہا۔۔ میت کے متعلق یہ شبہ کرنا یا یہ نظریہ قائم کر لینا کہ حقوق اللہ کی نہیں حقوق العباد کی باز پرس ہو گی---- یہ غلط ہے۔ نماز کے متعلق اللہ پوچھیں گے، روزے کے متعلق پوچھیں گے، جتنے اللہ تعالیٰ کے اپنے حق ہیں سب کے متعلق سوال ہو گا۔ اور حقوق العباد کے متعلق بھی ہو گا۔

روز محشر کہ جاں گداز بود　　اولیں پرسش نماز بود

قیامت کے دن سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ نماز کا پوچھیں گے کہ بتا نماز پڑھی کہ نہیں پڑھی؟ یہ نماز اللہ کا حق ہے کہ بندے کا حق ہے؟ اللہ کا حق ہے، جب نماز اللہ کا حق ہے تو پھر پوچھ ہو گی کہ نہ ہو گی؟

اس لئے فرمایا کہ جس آدمی نے یہ کام کر لیے اس نے نہ تو بندوں کا حق ضائع کیا، نہ اللہ کا حق ضائع کیا، تو جب اللہ کا حق ضائع نہیں کیا، بندوں کا حق ضائع نہیں کیا تو پھر اس کے جنت کے داخلے کیلئے کوئی رکاوٹ نہیں ہو سکتی، حضور اکرم ﷺ بشارت دے رہے ہیں دخل الجنۃ وہ جنت میں چلا جائے گا---- رزق حلال کھانے والا میرے دوستو! خدا کے حق ادا کرے گا کہ نہیں کرے گا؟ جو سنت پر عمل کرتا ہے وہ اللہ کا حق ادا کرے گا کہ نہیں کرے گا؟ جب ایک آدمی رزق حلال کھاتا ہے تو حلال کھانے کی قوت تب پیدا ہو گی کہ پہلے خدا کو مانے، اللہ کو مانے گا، اللہ کے نبی کو مانے گا (ﷺ کو) عقیدہ اپنا ٹھیک رکھے گا، حقوق اللہ پورے ادا کرے گا پھر رزق حلال کی خواہش پیدا ہو گی، پھر رزق حلال کی تمنا ہو گی، پھر رزق کو چھانے گا کہ یہ حرام کا لقمہ ہے یا حلال کا ہے؟ اسے کھانے کے بعد مجھے نماز میں سکون آئے گا کہ نہیں آئے گا؟ اسے کھانے کے بعد میرے گھر میں نحش کاری پیدا ہو گی یا رحمت برسے گی؟---- آجکل عجیب قصہ ہے، کہتے ہیں: "جی بڑی بے حیائی ہو گئی ہے"---- اور ہم خود بے حیا ہیں---- جو بے حیاء ہیں وہی کہتے ہیں: "او جی بڑی بے حیائی ہو گئی ہے"---- "دکتھے ہو گئی اے جی بے حیائی؟ امرتسروں پار کہ ارار؟" "ہوئی تے ارار ای اے جی"---- کیوں جی کون یہاں بستے ہیں؟ مسلمان یا اور کوئی؟----

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ (البقرہ نمبر 268) شیطان تمہیں وعدہ دلاتا ہے، تمہیں ڈراتا ہے غربت سے--- سود نہ کھایا تو غریب ہو جاؤ گے، رشوت نہ لی غریب ہو جاؤ گے، بیگانہ مال نہ دبایا غریب ہو جاؤ گے، اللہ کے نام پر کچھ دیا غریب ہو جاؤ گے۔ جب مال حرام حلال سمیٹنے لگا تو پھر نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ یا مرکم بالفحشا بے حیاء بنا دیتا ہے، مال حرام آیا تو بے حیاء بن گیا، جب بے حیاء بنا تو اللہ کے حق بھی ضائع بندوں کے حق بھی ضائع۔ فرمایا من اکل طیبا جس نے رزق حلال کھایا اور سنت کے مطابق زندگی گذاری، رزق حلال کھائے گا تو زندگی سنت کے مطابق بن جائے گی، اور سنت کے مطابق بنی تو پھر کیا سمجھے گا؟ کہ میں کس کی امت ہوں؟ میں تو رحمت دو عالم کی امت ہوں (ﷺ کی) امن الناس بوائقہ پھر بجائے اس کے کہ میں بندوں کو دکھ دوں، بجائے اس کے کہ میں اپنے بھائیوں کو دکھ دوں، بجائے اس کے کہ میں اپنے بھائیوں کو بے چین کروں، پھر کیا ہو گا؟ وہ سارے کے سارے امن میں ہوں گے کہ یہ مرد مسلم ہے، مومن ہے، اللہ کے نبی کو مانتا ہے، رحمت دو عالم ﷺ کا شیدائی ہے، نتیجہ پھر کیا نکلے گا؟ دخل الجنۃ یقیناً پھر وہ جنت میں چلا جائے گا۔

اب یہ دور ہے صحابہ کرامؓ کا--- صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا کہ اتنی آسان باتیں؟ حلال کھانا، سنت کے مطابق زندگی گذارنا، کسی کو دکھ نہ دینا، یہ تو معمولی باتیں ہیں، یہ تو ہم سب کرتے ہیں، تو جنت اتنی آسان ہو گئی، فقال رجل یا رسول اللہ ایک آدمی نے، عام آدمی نے، کوئی اونچے درجے کا صحابی نہیں تھا، تھا صحابی ہی مگر اونچے درجے کا نہیں، اونچے صحابی تو فوراً بات مان لیتے تھے، جو بات حضور ﷺ نے فرمائی بس وہ مان لی، بس خاموش ہو گئے، لیکن بعض ایسے لوگ تھے جو ابھی تک اس مقام تک نہیں پہنچے تھے، اس نے پھر تفصیل کے ساتھ پوچھا فقال رجل ایک آدمی نے کہا، عام آدمی نے، راوی نے نام نہیں لیا اس کا یا رسول اللہ ان ھذا الیوم لکثیر فی الناس اے اللہ کے نبی (ﷺ) یہ باتیں؟ حلال رزق کھانا، سنت کے مطابق زندگی گذارنا، لوگوں کو دکھ نہ دینا، یہ تو لوگوں میں آج بہت ہے، یہ سب مسلمان ایسا کرتے ہیں، کوئی ایسا مسلمان نہیں جو ان چیزوں سے الگ ہو سکے، تو پھر جنت حضور ﷺ اتنی سستی ہو گئی؟ فرمایا تم نے ٹھیک کہا،

لیکن بات سنو! وسیکون فی قرون بعدی کچھ زمانے بعد' قرون جمع قرن کی
ہے' میرے بعد بہت سے زمانے گزر جائیں گے تو پھر پتہ چلے گا کہ یہ بات آسان ہے
یا مشکل ہے؟ آج دیکھ لیجئے رزق حلال مشکل ہے کہ نہیں؟---- حضور انور نے فرمایا
ﷺ کہ قیامت کے قریب ایسا دور آ جائے گا کہ وہ انسان جو اپنے دین پر عمل
کرنے والا ہے' ایسا ہو گا کہ کالقابض علی الجمرة جس طرح کوئی آدمی
اپنی مٹھی میں آگ کی چنگاری لے جائے' آگ کی چنگاری اپنی مٹھی میں رکھے' لے کر
جانے والا---- اب آگ کو گراتا بھی نہیں کہ مجھے ضرورت ہے لیکن رکھ سکتا بھی
نہیں کہ ہاتھ جلاتی ہے---- جس طرح یہ پریشانی میں مبتلا ہے' فرمایا حضور انور
ﷺ نے کہ قیامت کے قریب دین پر عمل کرنے والا اس طرح پریشانی میں مبتلا
ہو گا۔ وہ زندگی بھی گذارنا چاہے گا۔ گزر سکے گی بھی نہیں۔

دوسرے مقام پر حضور ﷺ نے فرمایا' بخاری کی حدیث ہے---- امام
بخاریؒ نے اس پر میرے دوستو! ایک باب باندھا ہے: "من الایمان الفرار
من الفتن---- فرمایا دین میں سے یہ بات ہے' کونسی بات؟ کہ لوگ فتنوں کے ڈر
کے مارے بھاگ جائیں گے' یہ بھی دین ہو گا---- اور آگے چل کر حضور انور
ﷺ نے تشریح میں ایک حدیث بیان فرمائی کہ قیامت کے قریب اس آدمی کا
دین سلامت رہے گا جو اپنی بکریاں لے کر پہاڑوں پر چلا جائے' بکریوں کو چرائے اور ان
کا دودھ پی لے' اپنے رب کی عبادت کرے' یہاں تک کہ مر جائے' اس کے متعلق کہا
جا سکتا ہے کہ وہ اپنے ایمان کو سلامت لے گیا---- آج آپ دیکھ لیں! ہم ہیں' ہم ولی
ہیں' ہم قطب ہیں' ہم بڑے اچھے ہیں' ہم یہ ہیں وہ ہیں' ہم جنت کے وارث ہیں' ہم
مدینے میں مرنا چاہتے ہیں' مکے میں مرنا چاہتے ہیں' وہ الگ بات ہے' جو بھی ہم زبان
سے کہیں' مگر علیم بذات الصدور جو ذات ہے۔ وہ ہمیں جانتی ہے اور
واقعات اس پر گواہ ہیں' ہمارے اعمال' کہ ہم کس پانی میں ہیں؟

تو حضور انور نے فرمایا (ﷺ) کہ اے سائل! اے بات پوچھنے والے! تو
نے ٹھیک کہا لیکن ان تین چیزوں کی قدر کب آئے گی؟ وسیکون فی قرون
بعدی میرے بعد زمانے گزرتے جائیں گے تو پھر پتہ چلے گا کہ حلال کھانے والا کون

ہے؟ سنت کے مطابق زندگی گزارنے والا کون ہے۔ لوگوں کو دکھ نہ دینے والا کون ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے اس حدیث شریف میں دو باتیں بیان فرمائیں میرے دوستو! ایک جنت کے داخلے کا نصاب' اور وہ بہت جامع ہے' حقوق اللہ کو بھی اور حقوق العباد کو بھی۔ اور ایک آنے والی جو زندگی ہے' انسانیت کا آخری جو دور ہے ادھر بھی اشارہ فرمایا کہ جتنا زمانہ مجھ سے دوری کا ہوتا جائے گا اتنا زمانہ اسلام کی برکات سمٹتی جائیں گی' لوگوں میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی زیادہ پیدا ہوتی چلی جائے گی--- لیکن ایک دوسری حدیث میں فرمایا ایک وقت آئے گا کہ کسی بندے کا گذر ہو گا قبروں کے پاس' قبور کے پاس سے' وہ دیکھے گا کہ تازہ قبربنی ہے' کوئی آدمی تازہ مرا ہے' تو وہ کیا کہے گا؟ کاش! اس قبر میں اس کی جگہ میں ہوتا تو ٹھیک ہوتا' زندگی سے اتنا تنگ ہو جائے گا--- آج بھی یہی دور ہے' پوچھو کیا حال ہے؟" جی موتاں نے دھیاڑے پئے کڈھنے آں"---- ہر ایک آدمی تقریباً زندگی سے تنگ ہے اگرچہ اسے چھوڑ نہیں سکتا' ایسا کوئی قصہ بن چکا ہے' لیکن عموماً اعمال بد کے نتیجے میں ہمارا حال یہ ہو چکا ہے---- تو حضور انور نے فرمایا (ﷺ) کہ ان اعمال کی قدر کچھ زمانہ بعد آئے گی۔

اور پھر ادھر بھی اشارہ فرمایا کہ اس وقت نیکی کرنے والوں کا بہت بڑا درجہ ہو گا' یہ بھی سمجھ لیجئے--- حدیث میں آتا ہے' حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حاضر خدمت تھا' حضور انور نے فرمایا ﷺ قیامت کے قریب ایک نماز پڑھنے والے کو اس دور کی پچاس نمازوں کا ثواب ملے گا۔ تو ابو بکر صدیقؓ عرض کرتے ہیں "اللہ کے نبی! میری نمازوں جیسی پچاس نمازوں کا اجر ملے گا؟" فرمایا: "ہاں تیری پچاس نمازوں کا اجر ملے گا"---- آج یہ دور ہے کہ مسجدیں خالی ہیں' دیکھ لیں کتنے نماز پڑھتے ہیں؟ راشن کارڈ پر کتنے لکھے ہوئے ہیں اور مسجد میں کتنے جاتے ہیں؟

فرمایا حضور ﷺ نے کہ ایک وقت آئے گا لوگ دین سے بھاگیں گے' اس وقت ایک نماز پڑھنے والے کو تیری پچاس نمازوں کا اجر ملے گا۔ دونوں طرف اشارات فرمائے' یعنی اس دور میں جنت لینی بھی آسان ہے (اللہ مجھے آپ کو توفیق عطا فرمائے) اور جہنم لینی بھی آسان ہے' (اللہ ہم سب کو محفوظ رکھے) آمین۔

تو حضور انور ﷺ کے اس ارشاد گرامی میں ہماری پوری زندگی کا نقشہ عملی طور پر بھی، اعتقادی طور پر بھی، اللہ تعالٰی کے حقوق کا بھی، حقوق العباد کا بھی بیان فرمایا۔ اللہ تعالٰی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔۔۔۔